السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا بریلوی اور دیوبندی امام کی اقتدا میں نماز ادا کی جاسکتی ہے؟ جبکہ یہ حضرات تقلید کی بندشوں میں جکڑے ہوئے ہیں اور بریلوی حضرات تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک بھی کرتے ہیں، کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح رہے کہ بریلوی اور دیوبندی جیسی نسبتیں دیوبند اور بریلی کے مدارس کی وجہ سے ہیں امامت کا تعلق عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ سے ہے، چونکہ امام کی حیثیت ایک نمائندہ کی ہوتی ہے اس لئے دینی اعتبار سے اسے دوسرے لوگوں سے بہتر ہونا چاہیے اور مستقل امام کی حیثیت سے کسی ایسے شخص کا انتخاب کرنا چاہیے جو اچھے عقائد و نظریات اور بہترین اعمال و کردار کا حامل ہو۔ اس بات کی تائید ایک حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''امامت کے لئے اپنے سے بہتر انسان کا انتخاب کرو کیونکہ یہ حضرات ہمارے اور اللہ کے درمیان نمائندہ ہوتے ہیں۔'' [دارقطنی، ص:۸۸ ج ۲]

یہ حدیث سند کے اعتبار سے اگرچہ ضعیف ہے، تاہم استشہاد کے طور پر اس قسم کی احادیث کو پیش کیا جاسکتا ہے۔ ہمارے نزدیک جو انسان تقلید شخصی کو شرعی حکم خیال کرتا ہے اور اپنے امام کی بات کو حرف آخر تسلیم کرتا ہے، اولیائے اللہ کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھتا ہے، اہل قبور سے استمداد کا قائل اور فاعل ہے، نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب اور حاضر و ناظر جانتا ہے، ایسے شخص کو مستقل طور پر اپنا امام نہیں بنانا چاہیے اور نہ ہی ایسے شخص کے پیچھے مستقل طور پر اختیاری حالات میں نماز ادا کرنا چاہیے، البتہ کبھی کبھار کسی مصلحت و ضرورت کے پیش نظر ایسے امام کی اقتدا میں نماز ادا کرنا پڑے تو نماز ادا ہو جائے گی۔ جیسا کہ اہل بدعت کے متعلق امام حسن بصری رحمہ اللہ کا قول ہے۔ (جب ان سے بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے فرمایا) ''اس کی اقتدا میں نماز پڑھ لے اور بدعت کا وبال بدعتی پر ہوگا۔'' [صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب امامة المفتون والمبتدع]

لیکن جس امام میں ایسی فکری اور نظریاتی خرابیاں ہوں جو اسے دین اسلام سے خارج کر دیتی ہوں تو ایسے امام کے پیچھے نماز ادا کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:115